ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم

ترتیب وتدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۂ آل عمران (مسلسل)

آیات ۲۸ تا ۳۰

﴿لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۞ قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۭ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۞ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًۢا بَعِيْدًا ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۞﴾

ص د ر

صَدَرَ (ن) صَدْرًا : (۱) سینے میں درد ہونا۔ (۲) واپس ہونا، پھرنا۔ ﴿يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ﴾ (الزلزال:۶) ''جس دن واپس ہوں گے لوگ گروہ در گروہ۔''

صَدْرٌ ج صُدُوْرٌ : سینہ۔ ﴿رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۞﴾ (طٰہٰ) ''اے میرے ربّ! تو کھول دے میرے لیے میرے سینے کو۔''

اَصْدَرَ (افعال) اِصْدَارًا : واپس کرنا، واپس لے جانا، یعنی پھیرنا۔ ﴿لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَاۗءُ ۫﴾ (القصص:۲۳) ''ہم نہیں پلاتے یہاں تک کہ واپس لے جائیں چرواہے۔''

© rasaljarad.com

ء م د

اَمِدَ (س) اَمَدًا : غصہ ہونا (کسی چیز کے انجام کے پیشِ نظر)۔

اَمَدٌ : کسی چیز کی انتہا' مدت ۔ ﴿اَمْ یَجْعَلُ لَہٗ رَبِّیْٓ اَمَدًا ۝﴾ (الجن) ''یا مقرر کرے گا اس کے لیے میرا ربّ ایک مدت ۔''

ترکیب :''مِنَ اللّٰہِ'' سے مراد ہے''مِنْ دِیْنِ اللّٰہِ''۔''اِلَّآ'' کا استثناء''لَا یَتَّخِذْ'' کے لیے ہے۔''مِنْ خَیْرٍ''اور''مِنْ سُوْءٍ'' کا''مِنْ''تبعیضیہ ہے۔''مُّحْضَرًا'' حال ہے۔''تَوَدُّ'' کا فاعل اس میں''ھِیَ'' کی ضمیر ہے جو''کُلُّ نَفْسٍ'' کے لیے ہے۔''اَمَدًام بَعِیْدًا''مبتدأ مؤخر نکرہ ہے اور''اَنَّ'' کا اسم ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

ترجمہ:

لَا یَتَّخِذِ : چاہیے کہ مت بنائیں

اَلْمُؤْمِنُوْنَ : مؤمن لوگ

اَلْکٰفِرِیْنَ : کافروں کو

اَوْلِیَآءَ: کارساز

مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ : مؤمنوں کے علاوہ

وَمَنْ یَّفْعَلْ : اور جو کرے گا

ذٰلِکَ یہ

فَلَیْسَ : تو وہ نہیں ہے

مِنَ اللّٰہِ : اللہ (کے دین) سے

فِیْ شَیْءٍ : کسی چیز میں

اِلَّآ : سوائے اس کے

اَنْ : کہ

تَتَّقُوْا :تم لوگ بچو

مِنْھُمْ : ان سے

تُقٰۃً : جیسے بچنا چاہیے

وَیُحَذِّرُ : اور محتاط رہنے کی تلقین کرتا ہے

کُمُ :تم لوگوں کو

اللّٰہُ :اللہ

نَفْسَہٗ :اس کے نفس (یعنی غضب) سے

وَاِلَی اللّٰہِ :اور اللہ کی طرف ہی

الْمَصِیْرُ :لوٹنا ہے

قُلْ :آپؐ کہیے!

اِنْ :اگر

تُخْفُوْا :تم لوگ چھپاؤ

مَا :اس کو جو

فِیْ صُدُوْرِکُمْ :تمہارے سینوں میں ہے

اَوْ : یا

تُبْدُوْہُ :تم لوگ ظاہر کرو اس کو

یَعْلَمْہُ : جانتا ہے اس کو

اللّٰہُ :اللہ

وَیَعْلَمُ :اور وہ جانتا ہے

مَا :اس کو جو

فِی السَّمٰوٰتِ : آسمانوں میں ہے

وَمَا :اور اس کو جو

© rasailojaraid.com

فِی الْاَرْضِ : زمین میں ہے	وَاللّٰہُ : اور اللہ
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ : ہر چیز پر	قَدِیْرٌ : قادر ہے
یَوْمَ : جس دن	تَجِدُ : پائے گی
کُلُّ نَفْسٍ : ہر ایک جان	مَّا : اس کو جو
عَمِلَتْ : اس نے عمل کیا	مِنْ خَیْرٍ : کسی بھی بھلائی میں سے
مُّحْضَرًا : حاضر کیا ہوا	وَّمَا : اور اس کو جو
عَمِلَتْ : اس نے عمل کیا	مِنْ سُوْءٍ : کسی بھی برائی میں سے
تَوَدُّ : وہ چاہے گی	لَوْ : کاش
اَنَّ : کہ	بَیْنَھَا وَبَیْنَہٗ : اس (نفس) کے اور اس (برائی) کے مابین
اَمَدًۢا بَعِیْدًا : انتہائی دوری ہوتی	وَیُحَذِّرُ : اور محتاط رہنے کی تلقین کرتا ہے
کُمُ : تم لوگوں کو	اللّٰہُ : اللہ
نَفْسَہٗ : اپنے نفس (یعنی غضب) سے	وَاللّٰـہُ : اور اللہ
رَءُوْفٌ : بہت نرمی کرنے والا ہے	بِالْعِبَادِ : بندوں سے

نوٹ (۱) : آیات زیر مطالعہ کے علاوہ بھی قرآن مجید میں متعدد مقامات پر غیر مسلموں سے تعلقات کی ممانعت آئی ہے۔ اس حکم کا ایک استثناء آیات زیر مطالعہ میں اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا کے الفاظ میں آیا ہے اور دوسرا استثناء سورۃ الممتحنۃ کی آیت ۸ میں ہے۔ اس مسئلہ پر مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے معارف القرآن میں کافی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

باہمی تعلقات میں ایک درجہ قلبی تعلق کا ہے، جس میں یہ چیزیں آتی ہیں: (i) مودّت: یعنی ایک دوسرے کے دل میں باہمی چاہت اور محبت کا رشتہ استوار کرنا (المجادلۃ: ۲۲)۔ (ii) دوسرے کو اپنا ولیجہ یعنی دل کا بھیدی اور راز دار بنانا (التوبۃ: ۱۶)۔ (iii) دوسرے کو اپنا ولی یعنی حمایتی اور کارساز بنانا اور ضرورت ہو تو اس کا احسان لینے میں تکلف نہ کرنا (آیت زیر مطالعہ)۔

قلبی تعلق کے اس درجہ کے لیے ''موالات'' کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے اور اس درجہ کے تعلقات مؤمنوں کے علاوہ کسی دوسرے کے ساتھ جائز نہیں ہیں۔

تعلقات کا دوسرا درجہ یہ ہے کہ اللہ کے بندوں کے ساتھ نیک سلوک کیا جائے، ان کا حق ادا کیا جائے اور حالات اجازت دیں تو ان پر احسان کیا جائے۔ اس کے لیے ''مواسات'' کی اصطلاح ہے۔ اس درجہ کے تعلقات مسلمانوں اور ذمی کافر کے علاوہ ایسے کافر کے ساتھ بھی جائز ہیں جس کی قوم مسلمانوں کے

ساتھ حالتِ جنگ میں نہ ہو۔البتہ حربی کافر کے ساتھ اس درجہ کے تعلقات بھی جائز نہیں ہیں۔(المُمتحنة:۸)

تعلقات کا تیسرا درجہ یہ ہے کہ جن لوگوں سے رسمی میل ملاقات اور راہ و رسم ہو'ان کے ساتھ ہنس مکھ ہو اور خوش اخلاقی سے پیش آئے۔اس کے لیے ''مدارات'' کی اصطلاح ہے اور یہ تمام غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے۔اور آیت زیر مطالعہ میں اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا سے یہی درجہ مراد ہے۔

چوتھا درجہ یہ ہے کہ کسی کے ساتھ تجارت' ملازمت' اجرت' صنعت یا حرفت کا معاملہ کیا جائے۔اس کے لیے ''معاملات'' کی اصطلاح ہے اور یہ بھی تمام غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے۔رسول کریم ﷺ اور صحابہ کرام j کا عمل اس بات کی سند ہے۔البتہ حربی کافر کے ہاتھ اسلحہ فروخت کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

آیات ۳۱ تا ۳۴

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓي اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۝ ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝﴾

ترکیب :حرف شرط ''اِنْ'' ماضی (کُنْتُمْ) پر آیا ہے اس لیے اس کا عمل ظاہر نہیں ہوا' لیکن وہ محلاً مجزوم ہے۔جوابِ شرط میں فعل امر ''اِتَّبِعُوْا'' آیا ہے جو کہ از خود مجزوم ہوتا ہے۔''یُحْبِبْ'' اور ''یَغْفِرْ'' جواب شرط نہیں ہیں' بلکہ ''اِتَّبِعُوْا'' کا جواب امر ہونے کی وجہ سے مجزوم ہیں۔''تَوَلَّوْا'' کے دو امکانات ہیں۔یہ ماضی میں جمع مذکر غائب کا صیغہ بھی ہوسکتا ہے اور مضارع میں جمع مذکر مخاطب ''تَتَوَلَّوْنَ'' بھی ہو سکتا ہے۔اس کی پہلی تا حذف ہوئی اور شرط ہونے کی وجہ سے نون اعرابی گرا تو ''تَوَلَّوْا'' آیا۔پیچھے فعل امر مخاطب ''اَطِیْعُوْا'' آیا ہے اس لیے اس کو جمع مذکر مخاطب ماننا بہتر ہے۔''اٰدَمَ''۔''نُوْحًا'' اور ''اٰلَ'' مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں' جبکہ ''اِبْرٰهِیْمَ'' اور ''عِمْرٰنَ'' مجرور ہیں' کیونکہ یہ ''اٰلَ'' کا مضاف الیہ ہیں۔''ذُرِّیَّةً'' حال ہے۔

ترجمہ:

قُلْ :آپؐ کہیے!	اِنْ :اگر
کُنْتُمْ :تم لوگ ہو کہ	تُحِبُّوْنَ :تم محبت کرتے ہو
اللّٰهَ :اللہ سے	فَاتَّبِعُوْنِیْ :تو پھر پیروی کرو میری
یُحْبِبْكُمُ :تو محبت کرے گا تم سے	اللّٰهُ :اللہ

© Quranacademy.com

وَیَغۡفِرۡ :اور وہ بخش دے گا
لَکُمۡ :تمہارے لیے
ذُنُوۡبَکُمۡ :تمہارے گناہوں کو
وَاللّٰہُ :اور اللہ
غَفُوۡرٌ :بے انتہا بخشنے والا ہے
رَّحِیۡمٌ :ہمیشہ رحم کرنے والا ہے
قُلۡ :آپؐ کہیے
اَطِیۡعُوا :تم لوگ اطاعت کرو
اللّٰہَ :اللہ کی
وَالرَّسُوۡلَ :اور رسولؐ کی
فَاِنۡ :پھر اگر
تَوَلَّوۡا :تم لوگ روگردانی کرو گے
فَاِنَّ :تو یقیناً
اللّٰہَ :اللہ
لَا یُحِبُّ :محبت نہیں کرتا
الۡکٰفِرِیۡنَ :انکار کرنے والوں سے
اِنَّ :یقیناً
اللّٰہَ :اللہ نے
اصۡطَفٰۤی :چن لیا
اٰدَمَ :آدمؑ کو
وَنُوۡحًا :اور نوحؑ کو
وَّاٰلَ اِبۡرٰہِیۡمَ :اور ابراہیمؑ کے پیروکاروں کو
وَاٰلَ عِمۡرٰنَ :اور عمران کے پیروکاروں کو
عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ :تمام جہان (والوں) پر
ذُرِّیَّۃً :اولاد ہوتے ہوئے
بَعۡضُہَا مِنۡۢ بَعۡضٍ :ان کا کوئی کسی کی
وَاللّٰہُ :اور اللہ
سَمِیۡعٌ :سننے والا ہے
عَلِیۡمٌ :جاننے والا ہے

نوٹ :البقرۃ:۴۹ کے نوٹ:۱ میں وضاحت کی جا چکی ہے کہ کسی نبی کی پیروی کرنے والے اس کی آل میں ہیں، خواہ نبی سے ان کا نسلی رشتہ ہو یا نہ ہو۔ غالباً اسی لیے آیت زیرِ مطالعہ میں یہ وضاحت کر دی گئی ہے کہ آل ابراہیمؑ اور آل عمران میں سے جن کو اللہ نے چنا وہ ان کی نسل سے تھے۔

آیات ۳۵'۳۶

﴿اِذۡ قَالَتِ امۡرَاَتُ عِمۡرٰنَ رَبِّ اِنِّیۡ نَذَرۡتُ لَکَ مَا فِیۡ بَطۡنِیۡ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلۡ مِنِّیۡ ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا وَضَعَتۡہَا قَالَتۡ رَبِّ اِنِّیۡ وَضَعۡتُہَاۤ اُنۡثٰی ؕ وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ بِمَا وَضَعَتۡ ؕ وَلَیۡسَ الذَّکَرُ کَالۡاُنۡثٰی ۚ وَاِنِّیۡ سَمَّیۡتُہَا مَرۡیَمَ وَاِنِّیۡۤ اُعِیۡذُہَا بِکَ وَذُرِّیَّتَہَا مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ﴿۳۶﴾﴾

و ض ع

وَضَعَ (ف) وَضۡعًا : (۱) تیز چلنا' دوڑنا۔ (۲) کسی چیز کو اتار کر نیچے رکھنا۔ (i) اُتارنا۔ (ii) رکھنا۔ (iii) بچہ جننا۔ ﴿وَوَضَعۡنَا عَنۡکَ وِزۡرَکَ﴾ (الم نشرح) ''اور ہم نے اتارا آپؐ سے آپؐ

کا بوجھ۔" ﴿حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا﴾ (محمد:٤) "یہاں تک کہ جنگ رکھ دے اپنے بوجھ یعنی ہتھیار۔"

مَوْضُوْعٌ (اسم المفعول) : رکھا ہوا۔ ﴿وَاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ﴾ (الغاشية) "اور آبخورے رکھے ہوئے۔"

مَوْضَعٌ ج مَوَاضِعُ (مَفْعَلٌ کے وزن پر اسم الظرف) : رکھنے کی جگہ' مقام۔ ﴿يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ﴾ (النساء:٤٦) "اور وہ لوگ پھیر دیتے ہیں باتوں کو ان کی جگہوں سے"۔

اَوْضَعَ (افعال) اِيْضَاعًا : تیز چلانا' دوڑانا۔ ﴿لَا اَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ﴾ (التوبة:٤٧) "اور وہ لوگ ضرور دوڑاتے تم لوگوں کے بیچ میں۔"

ترکیب : "اِمْرَاَتُ" لمبی تا سے لکھا گیا ہے' یہ قرآن مجید کا مخصوص املاء ہے۔ "اِمْرَاَتُ" کا مضاف الیہ "عِمْرٰنَ" ہے۔ "نَذَرْتُ" کا مفعول "مَا" ہے۔ "مُحَرَّرًا" اسم المفعول ہے اور حال ہے۔ "اِنِّیْ" میں ہر جگہ یائے متکلم کی ضمیریں "اِمْرَاَتُ عِمْرٰنَ" کے لیے ہیں' درمیان میں "وَاللّٰهُ اَعْلَمُ" سے "كَالْاُنْثٰى" تک جملہ معترضہ ہے۔ "اُنْثٰى" حال ہے۔

ترجمہ:

اِذْ : جب	قَالَتِ : کہا
امْرَاَتُ عِمْرٰنَ : عمران کی بیوی نے	رَبِّ : اے میرے ربّ
اِنِّیْ : بے شک میں نے	نَذَرْتُ : منت مانی
لَکَ : تیرے لیے	مَا : اس کی جو
فِیْ بَطْنِیْ : میرے پیٹ میں ہے	مُحَرَّرًا : آزاد کیا ہوا ہوتے ہوئے
فَتَقَبَّلْ : پس تو قبول فرما	مِنِّیْ : مجھ سے
اِنَّکَ اَنْتَ : بے شک تو ہی	السَّمِیْعُ : سننے والا ہے
الْعَلِیْمُ : جاننے والا ہے	فَلَمَّا : پھر جب
وَضَعَتْهَا : اس نے جنا اس کو	قَالَتْ : تو اس نے کہا
رَبِّ : اے میرے ربّ	اِنِّیْ : بے شک میں نے
وَضَعْتُهَآ : جنا اُس کو	اُنْثٰی : مؤنث
وَاللّٰهُ : اور اللہ	اَعْلَمُ : زیادہ جانتا ہے
بِمَا : اس کو جو	وَضَعَتْ : اس نے جنا

© rasailojaraid.com

وَلَیۡسَ الذَّکَرُ: اور نہیں ہے مذکر
کَالۡاُنۡثٰی :مؤنث کی مانند
وَاِنِّیۡ :اور بے شک میں نے
سَمَّیۡتُھَا :نام رکھا اس کا
مَرۡیَمَ :مریم
وَاِنِّیۡ :اور بے شک میں
اُعِیۡذُھَا :پناہ میں دیتی ہوں اس کو
بِکَ تیری
وَذُرِّیَّتَھَا: اور اس کی اولاد کو
مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ : دھتکارے ہوئے شیطان سے

آیات ۳۷، ۳۸

﴿فَتَقَبَّلَھَا رَبُّھَا بِقَبُوۡلٍ حَسَنٍ وَّاَنۡۢبَتَھَا نَـبَاتًا حَسَنًاۙ وَّکَفَّلَھَا زَکَرِیَّا ؕ کُلَّمَا دَخَلَ عَلَیۡھَا زَکَرِیَّا الۡمِحۡرَابَ ۙ وَجَدَ عِنۡدَھَا رِزۡقًا ۚ قَالَ یٰمَرۡیَمُ اَنّٰی لَکِ ھٰذَا ؕ قَالَتۡ ھُوَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَرۡزُقُ مَنۡ یَّشَآءُ بِغَیۡرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾ ھُنَالِکَ دَعَا زَکَرِیَّا رَبَّہٗ ۚ قَالَ رَبِّ ھَبۡ لِیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً ۚ اِنَّکَ سَمِیۡعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾﴾

ک ف ل

کَفَلَ (ن۔ض) کَفۡلًا :کسی شخص یا مال کا ضامن ہونا۔

کَفَالَۃً :کسی کی ضروریات کا ضامن ہونا، رکھوالی کرنا، کفالت کرنا۔ ﴿ھَلۡ اَدُلُّکُمۡ عَلٰۤی اَھۡلِ بَیۡتٍ یَّکۡفُلُوۡنَہٗ لَکُمۡ﴾ (القصص:۱۲) ''کیا میں پتا بتاؤں تم لوگوں کو ایک ایسے گھر والوں کا جو پال پوس دیں گے اس کو تمہارے لیے۔''

کَفِیۡلٌ (فَعِیۡلٌ کے وزن پر صفت) :(۱) ضمانت دینے والا یعنی ضامن۔ (۲) رکھوالی کرنے والا یعنی رکھوالا، نگران۔ ﴿وَقَدۡ جَعَلۡتُمُ اللّٰہَ عَلَیۡکُمۡ کَفِیۡلًا ؕ﴾ (النحل:۹۱) ''اور تم لوگ بنا چکے ہو اللہ کو اپنا ضامن۔''

کِفۡلٌ (اسم ذات) :(۱) ضمانت۔ (۲) حصہ (اچھے یا برے نتیجے میں)۔ ﴿وَمَنۡ یَّشۡفَعۡ شَفَاعَۃً سَیِّئَۃً یَّکُنۡ لَّہٗ کِفۡلٌ مِّنۡھَا ؕ﴾ (النساء:۸۵) ''اور جو سفارش کرتا ہے، کوئی بری سفارش، تو ہوگا اس کے لیے ایک حصہ اس میں سے۔''

ذَا الۡکِفۡلِ :ایک نبی کا نام ہے۔ ﴿وَاِسۡمٰعِیۡلَ وَاِدۡرِیۡسَ وَذَا الۡکِفۡلِ ؕ﴾ (الانبیاء:۸۵) ''اور اسمٰعیلؑ کو اور ادریسؑ اور ذوالکفلؑ کو۔''

اَکۡفَلَ (افعال) اِکۡفَالًا :کسی کو کسی کی کفالت میں دینا۔

اَکۡفِلۡ (فعل امر): تو کفالت میں دے۔ ﴿فَقَالَ اَکۡفِلۡنِیۡھَا﴾ (ص:۲۳) ''پھر اس نے کہا تو میری

کفالت میں دے اس کو۔"

كَفَّلَ (تفعیل) **تَكْفِيْلًا** : کسی کو کفیل بنانا۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب : "**تَقَبَّلَهَا**" اور "**اَنْبَتَهَا**" میں ضمیر مفعولی مریم کے لیے ہے اور ان کا فاعل "**رَبُّهَا**" ہے۔ "**بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ**" اور "**نَبَاتًا حَسَنًا**" ثلاثی مجرد سے مفعول مطلق آئے ہیں، جبکہ فعل علی الترتیب بابِ تفعّل اور افعال سے آئے ہیں۔ (آل عمران: ۳۷، نوٹ: ۱) "**كَفَّلَ**" کا فاعل اس میں "**هُوَ**" کی ضمیر ہے جو ربّ کے لیے ہے۔ "**هَا**" مفعول اور "**زَكَرِيَّا**" مفعول ثانی ہے۔ "**زَكَرِيَّا**" مبنی کی طرح استعمال ہوتا ہے، اس لیے اس کی رفع، نصب اور جر ظاہر نہیں ہوتی۔ "**كُلَّمَا**" حرفِ شرط ہے۔ "**دَخَلَ**" کا فاعل "**زَكَرِيَّا**" ہے۔ "**اَلْمِحْرَابَ**" ظرف ہے۔ "**وَجَدَ عِنْدَهَا**" جواب شرط ہے۔

ترجمہ:

فَتَقَبَّلَهَا: تو قبول کیا اس کو
رَبُّهَا: اس کے ربّ نے
بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ: خوبصورت قبول کرنا
وَّاَنْبَتَهَا: اور اس نے نشوونما کی اس کی
نَبَاتًا حَسَنًا: خوبصورت نشوونما کرنا
وَّكَفَّلَهَا: اور اس نے کفیل بنایا ان کا
زَكَرِيَّا: زکریّاؑ کو
كُلَّمَا: جب کبھی
دَخَلَ: داخل ہوتے
عَلَيْهَا: ان پر
زَكَرِيَّا: زکریّاؑ
الْمِحْرَابَ: محراب میں
وَجَدَ: تو وہ پاتے
عِنْدَهَا: ان کے پاس
رِزْقًا: کچھ رزق
قَالَ: تو وہ کہتے
يٰمَرْيَمُ: اے مریم
اَنّٰى: کہاں سے
لَكِ: تیرے لیے
هٰذَا: یہ ہے
قَالَتْ: تو وہ کہتیں
هُوَ: یہ
مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ: اللہ کے پاس سے ہے
اِنَّ اللّٰهَ: بے شک اللہ
يَرْزُقُ: رزق دیتا ہے
مَنْ: اس کو جس کو
يَّشَآءُ: وہ چاہتا ہے
بِغَيْرِ حِسَابٍ: کسی حساب کے بغیر
هُنَالِكَ: وہیں
دَعَا: پکارا
زَكَرِيَّا: زکریّاؑ نے
رَبَّهٗ: اپنے ربّ کو
قَالَ: انہوں نے کہا
رَبِّ: اے میرے ربّ
هَبْ: تو عطا کر
لِيْ: میرے لیے

مِنۡ لَّدُنۡکَ: اپنے خزانے سے — ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً: ایک پاکیزہ اولاد

اِنَّکَ: بے شک تو — سَمِیۡعُ الدُّعَآءِ: دعا کا سننے والا ہے

آیات ۳۹'۴۰

﴿فَنَادَتۡہُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَ ہُوَ قَآئِمٌ یُّصَلِّیۡ فِی الۡمِحۡرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُکَ بِیَحۡیٰی مُصَدِّقًۢا بِکَلِمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ وَ سَیِّدًا وَّ حَصُوۡرًا وَّ نَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیۡنَ ○ قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَکُوۡنُ لِیۡ غُلٰمٌ وَّ قَدۡ بَلَغَنِیَ الۡکِبَرُ وَ امۡرَاَتِیۡ عَاقِرٌ ؕ قَالَ کَذٰلِکَ اللّٰہُ یَفۡعَلُ مَا یَشَآءُ ■﴾

ع ق ر

عَقَرَ (ض) عَقۡرًا: (۱) درخت کو جڑ سے کاٹنا۔ (۲) چوپائے کی ٹانگیں کاٹنا۔ (۳) اپنی نسل کاٹنا یعنی بانجھ ہونا۔ ﴿فَعَقَرُوا النَّاقَۃَ﴾ (الاعراف:۷۷) ''پھر ان لوگوں نے ٹانگیں کاٹیں اونٹنی کی۔''

عَاقِرٌ (فَاعِلٌ کے وزن پر صفت): کاٹنے والا۔ بانجھ (یہ مذکر اور مؤنث دونوں کے لیے آتا ہے)۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب: ''واو'' حالیہ ہے اور یہ ''ہُوَ'' کا حال ہے۔ جبکہ ''قَآئِمٌ'' کا حال ''یُصَلِّیۡ'' ہے۔ ''مُصَدِّقًا، سَیِّدًا، حَصُوۡرًا، نَبِیًّا'' یہ سب ''یَحۡیٰی'' کے حال ہیں۔ ''یَکُوۡنُ'' کَانَ تامّہ ہے۔

ترجمہ:

فَنَادَتۡہُ: تو آواز دی انؑ کو — الۡمَلٰٓئِکَۃُ: فرشتوں نے

وَ: اس حال میں کہ — ہُوَ: وہ

قَآئِمٌ: کھڑے تھے — یُّصَلِّیۡ: نماز پڑھتے ہوئے

فِی الۡمِحۡرَابِ: محراب میں — اَنَّ: کہ

اللّٰہَ: اللہ — یُبَشِّرُکَ: بشارت دیتا ہے آپؑ کو

بِیَحۡیٰی: یحییٰؑ کی — مُصَدِّقًا: تصدیق کرنے والا ہوتے ہوئے

بِکَلِمَۃٍ: ایک فرمان کی — مِّنَ اللّٰہِ: اللہ (کی طرف) سے

وَ سَیِّدًا: اور سردار ہوتے ہوئے — وَّ حَصُوۡرًا: اور عورتوں سے الگ ہوتے ہوئے

وَّ نَبِیًّا: اور نبی ہوتے ہوئے — مِّنَ الصّٰلِحِیۡنَ: صالحین میں سے

قَالَ: انہوں نے کہا — رَبِّ: اے میرے ربّ

اَنّٰی: کہاں سے — یَکُوۡنُ: ہوگا

© rasailojaraid.com

لِیْ : میرے لیے غُلٰـمٌ : کوئی لڑکا

وَّ : اس حال میں کہ قَدْ بَلَغَنِیَ : پہنچ چکا ہے مجھ کو

الْکِبَرُ : بڑھاپا وَامْرَاَتِیْ : اور میری عورت

عَاقِرٌ : بانجھ ہے قَالَ : (فرشتے نے) کہا

کَذٰلِکَ اس طرح (ہی ہے) اللّٰهُ : اللہ

یَفْعَلُ : کرتا ہے مَا : وہ جو

یَشَآءُ : وہ چاہتا ہے

نوٹ : ’’بِکَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ‘‘ سے مراد حضرت عیسیٰ d ہیں‘ جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔

آیات ۴۱ تا ۴۳

﴿قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْۤ اٰیَةً ؕ قَالَ اٰیَتُکَ اَلَّا تُکَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ کَثِیْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْکَارِ ۝ وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰکِ وَطَهَّرَکِ وَاصْطَفٰکِ عَلٰی نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ ۝ یٰمَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّکِ وَاسْجُدِیْ وَارْکَعِیْ مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ۝﴾

ر م ز

رَمَزَ (ن۔ض) رَمْزًا : اشاروں میں بات سمجھانا‘ اشارہ کرنا۔

رَمْزٌ (اسم ذات بھی ہے) : اشارہ۔ آیت زیر مطالعہ۔

ع ش و

عَشَا (ن) عَشْوًا : (۱) آنکھ میں موتیا اُترنے کی وجہ سے دھندلا نظر آنا۔ (۲) کسی طرف سے آنکھ بند کرنا‘ جی چرانا۔ ﴿وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ﴾ (الزخرف:۳۶) ’’اور جو آنکھ چراتا ہے رحمٰن کی یاد سے۔‘‘

عِشَاءٌ : رات کی ابتدائی تاریکی۔ ﴿وَجَآءُوْ اَبَاهُمْ عِشَآءً یَّبْکُوْنَ ۝﴾ (یوسف) ’’اور وہ آئے اپنے والد کے پاس مغرب کے بعد روتے ہوئے۔‘‘

عَشِیَّةٌ ج عَشِیٌّ : شام۔ ﴿لَمْ یَلْبَثُوْا اِلَّا عَشِیَّةً اَوْ ضُحٰهَا ۝﴾ (النّٰزعٰت) ’’وہ لوگ نہیں ٹھہرے مگر ایک شام یا اس کے دن چڑھے (وقت کا ایک حصہ)۔‘‘

ترکیب : ’’اٰیَتُکَ‘‘ مبتدأ ہے‘ اس کی خبر محذوف ہے اور ’’اَلَّا تُکَلِّمَ‘‘، ’’اٰیَةً‘‘ کا بدل ہے۔

© rasailojaraid.com

''اَلَّا'' دراصل ''اَنْ لَا'' ہے اور ''اَنْ'' نے ''تُكَلِّمَ'' کو منصوب کیا ہے۔ اس کا مفعول ''النَّاسَ'' ہے۔ ''ثَلٰثَةَ'' ظرف اور ''رَمْزًا''، مستثنیٰ منقطع یا متصل ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔ ''وَاذْكُرْ'' کا مفعول مطلق ''ذِكْرًا'' محذوف ہے اور ''كَثِيْرًا'' اس کی صفت ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

ترجمہ:

قَالَ : (زکریاؑ نے) کہا
رَبِّ : اے میرے ربّ
اجْعَلْ : تو بنا
لِّيْ : میرے لیے
اٰيَةً : ایک نشانی
قَالَ : (اللہ تعالیٰ نے) کہا
اٰيَتُكَ تیری نشانی ہے
اَلَّا تُكَلِّمَ : کہ تو کلام نہیں کرے گا
النَّاسَ : لوگوں سے
ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ : تین دن
اِلَّا : مگر
رَمْزًا : اشارے سے
وَاذْكُرْ : اور تو یاد کر
رَّبَّكَ اپنے ربّ کو
كَثِيْرًا : کثرت سے
وَّسَبِّحْ : اور تو تسبیح کر
بِالْعَشِيِّ : شاموں کو
وَالْاِبْكَارِ : اور صبح سویرے
وَاِذْ : اور جب
قَالَتِ : کہا
الْمَلٰٓئِكَةُ : فرشتوں نے
يٰمَرْيَمُ : اے مریم
اِنَّ اللّٰهَ : یقیناً اللہ نے
اصْطَفٰكِ چن لیا آپ کو
وَطَهَّرَكِ اور اس نے پاک کیا آپ کو
وَاصْطَفٰكِ اور اس نے چنا آپ کو
عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ: تمام جہانوں کی عورتوں پر
يٰمَرْيَمُ : اے مریم
اقْنُتِيْ : آپ فرماں برداری کریں
لِرَبِّكِ اپنے ربّ کی
وَاسْجُدِيْ : اور آپ سجدہ کریں
وَارْكَعِيْ : اور آپ رکوع کریں
مَعَ الرّٰكِعِيْنَ : رکوع کرنے والوں کے ساتھ

نوٹ : لفظ ''رَمْزٌ'' میں بنیادی مفہوم ہے ہونٹ کی حرکت سے اشارہ کر کے بات سمجھانا۔ جبکہ اَبرو اور آنکھ سے اشارہ کر کے بات سمجھانے کو ''غَمْزٌ'' کہتے ہیں' اور یہ لفظ باب تفاعل سے سورۃ المُطفّفین کی آیت ۳۰ میں آیا ہے۔ OO

© rasailjaraid.com